

eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210



OPEN ACCESS

مطلوب حسین

لیکچرار، شعبہ اردو، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال

ماجد مشتاق

لیکچرار، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد

ڈاکٹر سمیر اکبر

اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد

Matloob Hussain,

Lecturer, Dept. of Urdu, Govt. Post Graduate College, Sahiwal.

Majid Mushtaq

Lecturer, Dept. of Urdu, Govt. College University, Faisalabad.

Dr. Sumaira Akbar

Assistant Professor, Dept. of Urdu, Govt. College University, Faisalabad.

جدید اردو غزل: استعاراتی پہلو

Modern Urdu Ghazal: Metaphorical Aspect

Abstract:

The importance of metaphor in modern Urdu ghazal does not need any introduction. Its use expands the world of poetry. It also highlights the aesthetic aspects of poetry. Due to metaphor, such subjects are also played which are not possible. It can be. With its use, aspects are create in the poems. Thus, even a simple and common idea takes an admirable form. Along with the traditional metaphors and symbols, new additions are also made to them in every age. Thus this language. It is also a source of freshness. The breadth of metaphors in modern ghazals is commendable. In the metaphors of modern ghazals, life can be seen to breathe completely. It is true that the metaphorical universe is the only difference between big and small poets resource.

Key Words: Modern Ghazal, Metaphor, Poetry, Aesthetic, Language

کلیدی الفاظ: جدید غزل، استعارہ، شاعری، جمالیات، زبان

استعارہ علم بیان کی اصطلاح ہے جس کے لغوی معنی ادھار لینا کے ہیں۔ کسی شے کے لوازمات اور خصوصیات کو کسی دوسری شے سے منسوب کرنا استعارہ ہے یا لفظ کو مجازی معنوں میں اس طرح استعمال کرنا کہ حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق ہو استعارہ کہلاتا ہے۔⁽¹⁾ بعض اوقات علامت دائمی استعارہ اور استعارہ عمومی علامت بن جاتی ہے۔ ہر دو صورتوں میں معنی کی وسعتیں اور تحریر کا جادو قابل تحسین صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جہاں تک شاعری کا تعلق ہے تو اس میں استعارہ وہی کام سرانجام دیتا ہے جو کسی پھول

میں خوشبو خصوصاً آج کے نئے غزل گو شعر کے ہاں تخیل کی رنگ آمیزی اور تشبیہات و استعارات کی سجاوٹ نے چار چاند لگا دیے ہیں۔ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ جدید اردو غزل میں اس طرز اظہار پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”ذات کے حوالے سے نئی زبان، نئے استعاروں اور نئی علامتوں کے ذریعے شعری اظہار شروع ہوا۔ اس طرح شاعری، بطور خاص غزل کو نئے موضوعات و اظہار کا نیا وسیلہ میسر آیا، غزل کا کینوس وسیع ہوا۔“ (۲)

عہد حاضر کی شاعری میں ہمیں ایسے نئے، اچھوتے اور دلفریب استعارے شعر کا حسن دوچند کرتے نظر آتے ہیں کہ قاری شاعر کے فن کی داد دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ آج کا شاعر جہاں اپنی روایت سے رشتہ استوار رکھے ہوئے ہے، وہیں پر اپنے عہد کے بدلتے ہوئے منظر نامے سے بھی آگاہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب وہ شعر کہتا ہے تو یوں لگتا ہے جیسے وہ لفظوں میں مصوری کر رہا ہو۔ نئی غزل میں ”ہوا“ کا استعارہ بہت اہمیت رکھتا ہے جہاں کہیں ہوا کا شعری استعارہ استعمال ہوا ہے وہاں پر خیال کا حسن منفرد ہو گیا ہے اور غزل کی فضا روشن۔ (۳)

شام ہے گہری ، تیز ہوا ہے ، سر پہ کھڑی ہے رات
رستہ گئے مسافر کا اب دیا جلا کر دکھ (۴)

بادل کا استعارہ بھی عہد حاضر کی غزل میں محبوب کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس استعارے کے استعمال سے شاعر محبوب کی مقناطیسی قوت کی طرف اشارہ کرتا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے جیسے یہ قوت اپنے اندر ایسی صلاحیت رکھتی ہو جس سے وابستگی تروتازگی کا باعث بنتی ہے۔ پروین شاکر کے بقول:

بادل کوئی چھو گیا تھا مجھ کو
چہرے پہ عجب تازگی تھی (۵)

اسی طرح کچھ شعر کے ہاں بادل کی بجائے ”ابر“ کا استعارہ بھی استعمال ہوا ہے۔ یہ ابر جہاں پیاسی زمین کے لیے زندگی کی علامت بن کر سامنے آتا ہے تو وہیں پر شعر اس کو ایک ایسے خیر سگالی کردار کے طور پر لاتے ہیں جو بلا تخصیص سب کے لیے یکساں خیر و عافیت کا باعث بنتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کی قوت و استطاعت اپنے اندرونی جذبے کی تکمیل کر پائے یا نہ؟ ٹکلیب جلالی کا ایک شعر دیکھیے:

یہ ایک ابر کا نکلڑا کہاں کہاں برسے
تمام دشت ہی پیاسا دکھائی دیتا ہے (۶)

شاعری چونکہ لفظوں کی جادو گری ہوتی ہے اور ہر جادو گر یقیناً یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کا جادو سرچڑھ کر بولے اس خواہش کی تکمیل کے لیے وہ طرح طرح کے جتن کرتا ہے۔ کبھی بیان کی ندرت سے کام لیتا ہے تو کبھی لفظی آہنگ سے، وحدت سے کبھی علم بیان اور بدیع کے منتر پھونکتا ہے تو کبھی اچھوتی تراکیب کا رنگ جمانے کی کوشش کرتا ہے۔ کبھی اپنے چھو منتر سے ایسی تصویریں بناتا ہے کہ وہ مجسم ہو کر سریلی آواز میں بولنے لگ پڑتی ہے۔ تو کبھی ان سب عناصر کو ایک ہی تصویر میں یکجا کر دیتا ہے کہ دیکھنے والے دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔ ظہور نظر کا ایک شعر دیکھئے کہ جس میں انہوں نے استعاروں کو قطار اندر قطار اس طرح باندھ دیا ہے جیسے ایک جادو کے بعد دوسرا جادو اور پھر جادو گری کا لامتناہی سلسلہ کہ جس کے اختتام پر قاری بہت سی حیرتوں کا شکار ہو کر خوشی اور حیرانی کی کیفیت میں مبتلا ہو جاتا ہے:

تم ہو آگ تو ہم پانی ہیں ، تم ہو دھوپ تو ہم چھاؤں

اپنا تمھارا ساتھ ہی کیا ہے ہم پر جا تم راجہ جی (۷)
دریا کا استعارہ بھی جدید اردو غزل کے محبوب استعاروں میں شمار ہوتا ہے۔ شعر اسے پریشانی، غم، دکھ، تکلیف اور رکاوٹ کے معنوں میں لیتے ہیں تو کبھی یہ پیاسی دھرتی کو سیراب کرنے کی علامت کے طور پر بھی اظہار کی راہ پاتا ہے۔ اس طرح کبھی شاعر کی اس سے مراد گہرائی ہوتی ہے لیکن جہاں بھی یہ استعارہ استعمال ہوا ہے۔ شعر کے اندر ایک پہلو داری اور وسعت پیدا ہو گئی ہے:

دریا نے کل جو چپ کا لبادہ پہن لیا
پیاسوں نے اپنے جسم پہ صحرا پہن لیا (۸)
اک اور دریا کا سامنا تھا منیر مجھ کو
میں ایک دریا کے پار اُترا تو میں نے دیکھا (۹)

کلی پھول کی ابتدائی شکل کو کہتے ہیں جو کھل کر پھول میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ لیکن شعر کا تخیل اسے دوسرے ہی رنگ میں دیکھتا ہے۔ ان کے ہاں کلی سے مراد ایسی نو خیز حسینہ لی جاتی ہے کہ جو ابھی ابھی شباب کے دور میں داخل ہوئی ہو اس کی اٹھیلیاں، ادائیں اور چال ڈھال کسی ہرنی کی یاد تازہ کر دیں اور بے نیازی جس کے انگ انگ سے ٹپکتی ہو:

کسی کلی نے بھی دیکھا نہ آنکھ بھر کے مجھے
گزر گئی جس گل اداس کر کے مجھے (۱۰)

کلی کی اگلی منزل پھول ہے۔ پھول جہاں خوبصورتی کی علامت ہے وہیں پر خوشبو اور بہار کا پیش خیمہ بھی۔ اردو شاعری میں اس لفظ کو بطور استعارہ کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ شاید ہی کوئی شاعر ایسا ہو گا کہ جس کے یہاں پھول کا استعارہ ناپید ہو۔ حوالے کے طور پر چند اشعار پیش خدمت ہیں:

یوں دیکھ رہا ہے پھول کو پھول
جیسے کوئی اجنبی ملے ہیں (۱۱)

شام ہوئی اب گلیوں میں
دیکھو چلتے پھرتے پھول (۱۲)
میرے دامن میں شراروں کے سوا کچھ بھی نہیں
آپ پھولوں کے خریدار نظر آتے ہیں (۱۳)

اک پھول میرے پاس تھا اک شمع میرے ساتھ تھی
باہر خزاں کا زور تھا اندر اندھیری رات تھی (۱۴)

مٹی کی خوشبو لینے
نیل گنگن سے اترے پھول (۱۵)

اسی طرح بعض شعر انے پھول کی بجائے گل کا استعارہ بھی استعمال کیا ہے جس سے شعر جمالیاتی مرتع بن گیا ہے۔ بقول

ڈاکٹر منتظر مہدی:

”گل کا استعارہ علامتی و استعاراتی کائنات میں اس قدر تکرار کے ساتھ مستعمل رہا ہے کہ ہر عہد کے شعرا کے دواوین اس کی موجودگی سے مہکتے اور حواسِ شامہ کو سرشار کرتے ہوئے اپنی دل پذیری کا اعلان کرتے ہیں۔ جس کی جمالیاتی کشش اپنی جگہ ایک الگ حیثیت رکھتی ہے تو معنی آفرینی کا جادو اک اور ہی جہاں آباد کرتا ہے۔“ (۱۶)

بیٹھ کر سایہ گل میں ناصر
ہم بہت روئے وہ جب یاد آیا (۱۷)

اس گل تر کی یاد میں تا صبح
رقصِ شبنم رہا ہے آنکھوں میں (۱۸)

باغ سنسان ہو گیا ناصر
آج وہ گل خزاں نے چھین لیا (۱۹)

شہر گل میں کئی ہے ساری رات
دیکھیے دن کہاں گزرتا ہے (۲۰)

جائیں اس گل کی طرف اور مہکتے جائیں
ہم محبت کے کناروں سے پھلکتے جائیں (۲۱)

پھولوں سے اُٹھنے والی مہک اور خوشبو کو بھی شعرانے بطور استعارہ استعمال کیا ہے۔ دراصل خوشبو سے مراد بھی محبوب اور

اس کا مہکتا ہوا بدن ہے جس کی کشش عاشق کو دیوانہ بنا دیتی ہے:

وہ دن بھی آئے کہ خوشبو سے میری آنکھ کھلی
اور ایک رنگ حقیقت میں چھو رہا تھا مجھے (۲۲)

خوشبو ہے وہ تو چھو کے بدن کو گزر نہ جائے
جب تک مرے وجود کے اندر اتر نہ جائے (۲۳)

خوشبو کی دیوار کے پیچھے کیسے کیسے رنگ جے ہیں
جب تک دن کا سورج آئے اس کا کھوج لگاتے رہنا (۲۴)

چاند ہمیشہ سے انسانوں کے لیے کشش کی چیز رہا ہے۔ خصوصاً چودھویں رات کا نظارہ دل والوں پر دیوانگی اور جنون کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ شعرانے چاند کی خوبصورتی کو مد نظر رکھتے ہوئے محبوب کے چہرے کی خوبصورتی کو بیان کرنے کے لیے اسے مستعار لے کر یہ ثابت کیا ہے کہ مظاہر فطرت ہوں کہ مظاہر قدرت فنکار کی چشمِ تخیل سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں۔ ڈاکٹر منتظر مہدی کے الفاظ میں:

”چاند، ماہتاب، ماہ، ماہ چار دہم کا استعارہ غزل کی کائنات میں مقبول عام کا درجہ رکھتا ہے۔ شعر انے اسے مختلف تناظر میں برتا ہے جن میں ایک محبوب کے خوب صورت چہرے کا اظہار بھی ہے۔“ (۲۵)

نکلا جو چاند آئی مہک تیز سی منیر
میرے سوا بھی باغ میں کوئی ضرور تھا (۲۶)

شاید چاند نکل آیا ہے
دیکھ منیر اس چھت کی طرف (۲۷)

چھپ گیا چاند کھلی زلف کی خوشبو لے کر
اب چلی آؤ کہ آنکھوں سے اندھیرا نکلے (۲۸)
وہ راتیں چاند کے ساتھ گئیں وہ باتیں چاند کے ساتھ گئیں
اب سکھ کے سنے کیا دیکھیں جب ڈکھ کا سورج سر پر ہو (۲۹)

چاند کی نسبت چاندنی بھی جدید اردو غزل کے دل پسند استعاروں میں شمار ہوتی ہے۔ عندلیب شادانی کا ایک شعر دیکھیے جس میں انہوں نے محبوب کے لیے چاندنی کو بطور استعارہ استعمال کیا ہے بلکہ اس شعر کے کمال کی داد دینا لازم ہو گا کہ شاعر نے ایک ہی مصرعے میں چاندنی، پھول، نغمہ، اور شعر کو بطور استعارہ اس طرح استعمال کیا ہے کہ حسن معانی کے ساتھ ساتھ حسن ترتیب کے جوہر بھی جگا دیے ہیں:

تم چاندنی ہو ، پھول ہو ، نغمہ ہو ، شعر ہو
اللہ رے حسن ذوق مرے انتخاب کا (۳۰)

ستارے بھی خوبصورتی اور جاذبیت کے حوالے سے اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ ان کی چمک دمک سیاہ رات میں فطرت کے دلدادہ لوگوں پر سحر طاری کر دیتی ہے۔ ناصر کاظمی جنہوں نے اپنی غزلوں میں متنوع مضامین کے لیے تراکیب، تشبیہات، علامات اور شعری استعارات میں بڑی جدت طرازی سے کام لیا ہے۔ ان کی غزلوں میں ستارہ بطور استعارہ اس خوبصورتی سے استعمال ہوا ہے کہ شعر کا حسن دوبالا ہو گیا ہے۔ (۳۱)

وہ ہجر کی رات کا ستارہ وہ ہم نفس ہم سخن ہمارا
سدا رہے اس کا نام پیارا سنا ہے کل رات مر گیا وہ (۳۲)

یونہی چراغ، سورج، انگارے، پتھر اور آسیب کا استعارہ بھی جدید اردو غزل میں تکرار کے ساتھ استعمال ہو رہا ہے۔ چند مثالیں نمونے کے طور پر پیش کی جاتی ہیں:

ہمیں خبر ہے کہ ہم ہیں چراغ آخر شب
ہمارے بعد اندھیرا نہیں اجالا ہے (۳۳)
ترے چہرے کی کشش تھی کہ پلٹ کر دیکھا
ورنہ سورج تو دوبارہ نہیں دیکھا جاتا (۳۴)

ہر طرف کوچہ و بازار میں انگارے ہیں
لوگ نکلیں نہ مکانوں سے برہنہ پاؤں^(۳۵)

پتھر ابھی پنہاں ہے خد و خال کے پیچھے
قائم ترے چہرے کی صباحت ہے ابھی تک^(۳۶)

منیر اس ملک پر آسیب کا سایہ ہے یا کیا ہے
کہ حرکت تیز تر ہے اور سفر آہستہ آہستہ^(۳۷)

اگر دورِ حاضر کی غزل کے اہم ترین استعاروں کو دیکھا جائے تو اس میں بت بطور استعارہ سرخیل اول کا رجبہ رکھتا ہے۔ بے حسی چونکہ محبوب کی فطرتِ راسخ ہے اور محبوب کی قربانیاں اس کی بارگاہ میں باریابی حاصل نہیں کر پاتیں۔ لہذا عاشق محبوب کی مسلسل بے رخی سے تنگ آکر اسے بت کہہ کر پکارا ٹھتا ہے۔ عاشق کے دل پر جو بیہوشی ہے سو وہ جانے، مگر شعر اکو اس نسبت سے ایک اچھوتا مضمون ضرور کہنے کو مل جاتا ہے:

وہ بتوں نے ڈالے ہیں و سوسے کہ دلوں سے خوفِ خدا گیا
وہ پڑی ہیں روز قیامتیں کہ خیالِ روز جزا گیا^(۳۸)

ناز ہر بت کے اٹھا پائے نہ جعفر طاہر
چوم کر چھوڑ دیے ہم نے یہ بھاری پتھر^(۳۹)

بتوں نے بے سبب اے شاد جب لٹو ادا مجھ کو
جو ان کی شان میں کوئی بھجن کہہ دوں تو کیا ہو گا^(۴۰)

شباب آیا ، کسی بت پر فدا ہونے کا وقت آیا
مری دنیا میں بندے کے خدا ہونے کا وقت آیا^(۴۱)

بحیثیت مجموعی دیکھا جائے تو استعارہ ادب، خصوصاً شاعری کی جان کا درجہ حاصل کر چکا ہے جس کے پردے میں وہ سب بھی کہہ دیا جاتا ہے کہ جس کے کہنے کی عام حالات میں طاقت اور جرات نہ ہو۔ اگر یہ کہا جائے کہ استعارہ جدید غزل کی پذیرائی میں کلیدی کردار کی حیثیت اختیار کر چکا ہے تو بے جا نہ ہو گا۔

حوالہ جات

1. انور جمال: ادبی اصطلاحات، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2005ء، ص: 37
2. نارنگ، گوپی چند، ڈاکٹر، ادب کا بدلتا منظر نامہ، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2004ء، ص: 184
3. ثمینہ ندیم، پاکستان میں اردو غزل ایک حسیاتی مطالعہ، فیصل آباد: قرطاس، ۲۰۰۶ء، ص: 205
4. ایضاً، ص: 205
5. پروین شاکر، ماہ تمام، دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، 2008ء، ص: 976
6. شکیب جلالی، روشنی اے روشنی، آن لائن وژن کتاب گھر، س ن، ص: 37
7. محمد زکریا، خواجہ، ڈاکٹر، اردو غزل انتخاب زریں، لاہور: سنگت پبلشرز، 2009ء، ص: 316
8. ایضاً، ص: 329
9. منیر نیازی، دشمنوں کے درمیان شام، لکھنؤ: کتاب نگر، 1975ء، ص: 61
10. ناصر کاظمی، برگ نے، لاہور: القاء پبلی کیشنز، 2016ء، ص: 109
11. احمد مشتاق، کلیات احمد مشتاق، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2009ء، ص: 79
12. ناصر کاظمی، دیوان، نئی دہلی: ایجوکیشن بک سنٹر، 1984ء، ص: 94
13. ساغر صدیقی، دیوان ساغر صدیقی، مرتبہ: فرحت صبا، لاہور: خیام پبلشرز، 1990ء، ص: 140
14. احمد مشتاق، کلیات احمد مشتاق، ص: 74
15. ناصر کاظمی، دیوان، ص: 94
16. منتظر مہدی، ڈاکٹر، اردو غزل اور جمالیات، لکھنؤ: تہذیب جدید پبلی کیشنز، ۲۰۱۱ء، ص: ۱۶۳
17. ناصر کاظمی، برگ نے، ص: 92
18. ایضاً، ص: 125
19. ایضاً، ص: 138
20. ایضاً، ص: 127
21. ثمینہ ندیم، پاکستان میں اردو غزل ایک حسیاتی مطالعہ، ص: 195
22. پروین شاکر، ماہ تمام، ص: 149
23. ایضاً، ص: 252
24. ثمینہ ندیم، پاکستان میں اردو غزل ایک حسیاتی مطالعہ، ص: 209
25. منتظر مہدی، ڈاکٹر، اردو غزل اور جمالیات، ص: ۱۸۷
26. ثمینہ ندیم، پاکستان میں اردو غزل ایک حسیاتی مطالعہ، ص: ۱۶۲
27. منیر نیازی، ماہ منیر، لاہور: مکتبہ منیر، 1980ء، ص: 53

28. احمد مشتاق، کلیات احمد مشتاق، ص: 84
29. ابن انشاء، اس بستی کے اک کوچے میں، نئی دہلی: عاطف بک ڈپو، 2009ء، ص: 149
30. محمد زکریا، خواجہ، ڈاکٹر، اردو غزل انتخابِ زریں، ص: 231
31. آفاق صدیقی، ناصر کاظمی کی غزلیں، مشمولہ: نئی قدریں، شاعر نمبر، شمارہ نمبر 4، حیدر آباد، 1967ء، ص: 430
32. ناصر کاظمی، اعتبار نغمہ، الہ آباد: لٹریچر بک سنٹر، 1982ء، ص: 98
33. ظہیر کاشمیری، عظمت آدم، لاہور: نیا ادارہ، 1955ء، ص: 92
34. شمینہ ندیم، پاکستان میں اردو غزل ایک حسیاتی مطالعہ، ص: 194
35. ایضاً، ص: 187
36. احمد مشتاق، کلیات احمد مشتاق، ص: 136
37. منیر نیازی، ماہ منیر، ص: 93
38. فیض، فیض احمد، مرے دل مرے مسافر، کراچی: مکتبہ دانیال، 1981ء، ص: 76
39. محمد زکریا، خواجہ، ڈاکٹر، اردو غزل انتخابِ زریں، ص: 296
40. ایضاً، ص: 244
41. ایضاً، ص: 242

References

1. Anwar Jamal. *Adbi Istilahat*. Islamabad: National Book Foundation. 2005. P 37
2. Narang, Gopichand, Dr. *Adab ka badalta Manzarnama*. Lahore: Sange Meel Publications. 2004. P 184
3. Samina Nadeem. *Pakistan mein Urdu Ghazal: Aik Hissiyati Mutalia*. Faisalabad: Qirtas. 2006. P 205
4. Ibid. P 205
5. Perveen Shakir. *Mahe Tamam*. Delhi: Educational Publishing House. 2008. P 976
6. Shukaib Jalali. *Roshni ay Roshni*. Online Kitab Ghar. N Y. P 37
7. Muhammad Zakaria, Khawaja, Dr. *Urdu Ghazal: Intikhabe Zareen*. Lahore: Sangat Publishers. 2009. P 316
8. Ibid. P 329
9. Munir Niazi. *Dushmanon K Darmian Sham*. Lucknow: Kitab Nagar. 1975. P 61
10. Nasir Kazmi. *Berge Naiy*. Lahore: Ilqa Publications. 2016. P 109
11. Ahmad Mushtaq. *Kulliyate Ahmad Mushtaq*. Lahore: Sange Meel Publications. 2009. P 79
12. Nasir Kazmi. *Diwan*. New Delhi: Education Book Centre. 1984. P 94
13. Saghar Siddiqui. *Diwane Saghar Siddiqui* (Compiled by Farhat Saba). Lahore: Khayam Publishers. 1990. P 140
14. Ahmad Mushtaq. *Kulliyate Ahmad Mushtaq*. P 74
15. Nasir Kazmi. *Berge Naiy*. P 94
16. Muntazar Mehdi, Dr. *Urdu Ghazal aur Jamaliat*. Lucknow: Tehzeebe Jadeed Publications. 2011. P 163
17. Nasir Kazmi. *Berge Naiy*. P 92
18. Ibid. P 125
19. Ibid. P 138
20. Ibid. P 127
21. Samina Nadeem. *Pakistan mein Urdu Ghazal: Aik Hissiyati Mutalia*. P 195
22. Perveen Shakir. *Mahe Tamam*. P 149
23. Ibid. P 252
24. Samina Nadeem. *Pakistan mein Urdu Ghazal: Aik Hissiyati Mutalia*. P 209
25. Muntazar Mehdi, Dr. *Urdu Ghazal aur Jamaliat*. P 187
26. Samina Nadeem. *Pakistan mein Urdu Ghazal: Aik Hissiyati Mutalia*. P 162
27. Munir Niazi. *Mahe Munir*. Lahore: Maktabae Munir. 1980. P 53
28. Ahmad Mushtaq. *Kulliyate Ahmad Mushtaq*. P 84
29. Ibne Insha. *Iss Basti Kay Ik Koochay Mein*. New Delhi: Atif Book Depot. 2009. P 149
30. Muhammad Zakaria, Khawaja, Dr. *Urdu Ghazal: Intikhabe Zareen*. P 231
31. Afaaq Siddiui. *Nasir Kazmi Ki Ghazalein*, included: *Nai Qadrein (Shaer Number)*. Issue 4. Hyderabad. 1967. P 430
32. Nasir Kazmi. *Itbar Nagma*. Ilahabad: Literary Book Center. 1982. P 98
33. Zaheer Kashmiri. *Azmate Adam*. Lahore: Nia Idara. 1955. P 92

34. Samina Nadeem. *Pakistan mein Urdu Ghazal: Aik Hissiyati Mutalia*. P 194
35. Ibid. P 187
36. Ahmad Mushtaq. *Kulliyate Ahmad Mushtaq*. P 136
37. Munir Niazi. *Mahe Munir*. P 93
38. Faiz Ahmad Faiz. *Meray Dil Meray Musafir*. Karachi: Maktaba Daniyal. 1981. P 76
39. Muhammad Zakaria, Khawaja, Dr. *Urdu Ghazal: Intikhabe Zareen*. P 296
40. Ibid. 244
41. Ibid. 242